سوال

(322) بے نماز دوست سے معاملہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک بہت ہی عزیز دوست ہے جو بہت اعلیٰ اخلاق کا مالک ہے لیکن اس میں ایک خرابی یہ ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھتا۔ اس دوست کے بلند اخلاق کی وجہ سے مجھے اس سے محبت ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ اس سے دوستی رکھوں یا نہ رکھوں؟ سماحۃ الشیخ! راہنمائی فرمائیں میں اسے کس طرح قائل کروں کہ وہ نماز ادا کرنے لگ جائے؟ اور اگر وہ ترک نماز ہی کو اپنا معمول بنائے رکھے تو کیا میرے لیے لازم ہے کہ اس کی دوستی ترک کر دوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز اسلام کا ستون اور شہادتین کے بعد عظیم ترین رکن ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کر دیا وہ باقی باتوں کو اور زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔ صحیح حدیث میں ہے' نبی ﷺ نے فرمایا:

((العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر)) (جامع الترمذي' الايمان' باب ماجاء في ترك الصلاة' ح: ٢٦٢١ ومسند احمد: ٥/٣٤٦/٣٥٥)

''وہ عہد جو ہمارے اور ان لوگوں کے مابین ہے' وہ نماز ہے۔ جس نے اسے ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ان بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلاة)) (صحيح مسلم' الايمان' باب اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة' ح: ٨٢)

''بے شک آدمی اور کفر کے درمیان فرق ترک نماز ہے۔''

عبداللہ بن شقیق عقیلی جو کہ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ بیان فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اعمال میں سے نماز کے سوا اور کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت کے نزدیک ترک نماز کفر اکبر ہے خواہ وہ اس کے وجوب کا انکار نہ بھی کرے' جیسا کہ ان کے اور ان کے ہم معنی دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور بلاشک وشبہ یہی بات حق ہے۔ کچھ دیگر اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ ترک نماز کفر اصغر ہے' مگر یہ بہت بڑا جرم ہے حتی کہ زنا اور چوری وغیرہ سے بھی بڑا جرم۔ اگر کوئی شخص نماز کے واجب ہونے کا منکر ہو تو بالاجماع کافر ہے۔ اے سائل! اس سے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے لیے مذکورہ بالا شخص کو نصیحت کرنا اور اس کو ترک نماز سے

ڈرانا واجب ہے۔ اگر وہ توبہ کرلے تو الحمدللہ! اور اگر توبہ نہ کرے تو پھر آپ کے لیے واکب ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے یے بغض رکھیں اور براءت کا اظہار کردیں اور اس کی دوستی ترک کردیں حتی کہ وہ اپنے کفر سے اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرلے' ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَٰوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ... ٤ ...

سورة الممتحنة

''تمہیں ابراہیم علیہ السلام اوران کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضروری) ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اوران (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو' بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہوسکتے) اور جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔''

ہر مسلمان کے لیے واجب ہے کہ تمام کافروں کے ساتھ وہ اسی قسم کا سلوک کرے کواہ کفر ترک نماز کی صورت میں ہو یا انکار وجوب کی صورت میں یا دین اسلام کو گالی دینے یا اس کا مذاق اڑانے کی شکل میں یا کسی اور انداز میں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو اور تمام مسلمانوں کو ہر اس چیز سے بچائے جو اسے ناراض کرنے والی ہوں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص248

محدث فتویٰ